السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا جائز ہے کہ قرآن مجید تیس اجزاء (پاروں) میں تقسیم کرکے ہر پارے کی مستقل طور اس طرح الگ الگ جلد بنا دی جائے کہ ایت کریمہ کا کچھ حصہ ایک پارے میں جب کہ اسی آیت کا دوسرا حصہ اور پارے میں ہو اور یہ پارے مختلف آدمیوں کو (پڑھنے کے لیے) دیئے جائیں اور تمام مسلمان حاضرین مجلس تقریبا نصف گھنٹے میں پورا قرآن مجید ختم کرلیں پھر کہا جائے کہ یہ مکمل قرآن مجید فلاں میت کی روح کے ایصال ثواب کے لیے ختم کیا گیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کو سات منزلوں میں تقسیم کرلیتے اور اس طرح ان اکثر وبیشتر حضرات سات دنوں میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

مسند احمد اور سنن ابی داود میں اوس بن ابی اوس سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ تم قرآن کی تقسیم کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہم اسے تین پانچ سات نو گیارہ اور تیرہ حصوں میں تقسیم کلیا کرتے تھے اور حزب مفصل کو الگ پڑھ لیتے تھے۔

(سنن ابی داود شهر رمضان باب تحزیب القرآن حدیث :1393 ومسند احمد 343‘9/4)

حروف کی تعداد کے اعتبار سے قرآن مجید کو تیس پاروں اور ساٹھ احزاب میں تقسیم کرنے کی ابتداء عراق میں حجاج کے زمانہ میں اس کے حکم سے ہوئی تھی پھر عراق سے یہ تقسیم سارے عالم میں پھیل گئی حالانکہ پہلی تقسیم زیادہ بہتر ہے کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین کے ہاں یہی تقسیم معروف تھی اور پھر اس میں معنی کی تکمیل اور قصہ کے اختتام کے پہلو کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے جب کہ حجاج کی اس تقسیم کے مطابق بسا اوقات معنی کی تکمیل اور قصہ کا اختتام نہیں ہوتا۔

آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ ایک آیت کا کچھ حصہ ایک مجلد پارہ میں جب کہ اسی آیت کا بقیہ حصہ دوسرے مجلد پارہ میں ہوتا ہے جو کہ کسی اور شخص کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وہ اسے پڑھتا ہے تو قرآن مجید کے پاروں کی اس انداز میں جلد بندی ابھی تک ہمیں معلوم نہیں ہوسکی اور نہ کسی مسلمان کے لیے اس طرح کرنا جائز ہے۔

ثانیا: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ عمل نہیں تھا کہ وہ اس طرح مختلف لوگوں میں قرآن مجید تقسیم کرکے پڑھتے ہوں اور پھر مجموعی قراءت کو ایک مکمل قرآن قرار دیتے اور کسی میت کی روح کے لیے ایصال ثواب کرتے ہوں بلکہ ان کا معمول یہ تھا کہ ہر شخص اپنے طور پر جس قدر ممکن ہوتا قرآن مجید پڑھتا تھا۔ یا وہ اسے متعدد راتوں یا دنوں میں ختم کرتا تھا تاکہ وہ سارے قرآن سے استفادہ کرسکے اور اس وہ اللہ سے ایصال ثواب کے لیے قرآن مجید پڑھا ہو یا آپ ﷺ نے کبھی بھی مردوں کو اپنی تلاوت کا ثواب بخشا ہو اور یاد رہے کہ ہر طرح کی خیر وبھلائی آپ ﷺ کی اتباع آپ کی اور آپ کے خلفاء راشدین کی سنت وسیرت کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص62

محدث فتویٰ